انگریزی سے ترجمہ: ہما خالد، ایم۔اے

برلین مسجد میں تبلیغی سرگرمیاں

رپورٹ ماہ اگست وستمبر 2018ء

از: عامر عزیز، ایم اے (امام، برلین مسجد)

ارل لانگن یونیورسٹی کے ڈاکٹر یورن تھائل کی برلین مسجد میں آمد

9 جولائی۔ ڈاکٹر یورن تھائل من جوارل لانگن یونیورسٹی میں اہم تاریخی اہمیت کے دستاویزات اور یادداشتوں کے تحفظ کے ماہر ہیں۔ وہ ڈاکٹر گرڈین یونکر کے ہمراہ برلین مسجد کے امام ہاؤس میں تشریف لائے۔ گذشتہ کئی سالوں سے ڈاکٹر گرڈین یونکر مسجد اور امام ہاؤس میں موجود کتب، رسائل، خط وکتابت اور تصاویر، اخباروں کے تراشے وغیرہ کو ترتیب اور مرتب کرنے میں مصروف تھیں۔ انہی کی کوشش سے ارل لانگن یونیورسٹی کے ڈاکٹر یورن تھائل صاحب کا تعاون حاصل کیا گیا ہے اور اس تمام مواد کو سائنسی طریق پر محفوظ کرنے اور اس کو قومی ادارہ برائے تحفظ یادداشتوں ودستاویزات کے سپرد کیا جائے گا اور پھر آخری مرحلہ میں اس خزانہ کو قومی ادارے کے نظام سے ملا دیا جائے گا۔ اس سلسلہ کی پہلی باقاعدہ میٹنگ 9 جولائی سکائپ کے ذریعے امام ہاؤس میں ہوئی۔ جس میں حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم صاحب اور چوہدری سعادت احمد صاحب (فنانشل سیکرٹری مرکزی انجمن) نے پاکستان سے، ناصر احمد صاحب اور محترم شاہد عزیز صاحب نے انگلستان سے اور محترم عبدالصمد سنتو صاحب نے راٹرڈیم، ہالینڈ سے شرکت کی۔ برلین میں عامر عزیز صاحب امام مسجد برلین اور سیکرٹری برلین احمدیہ انجمن اس میٹنگ کی نگرانی کرتے رہے۔ اس میٹنگ میں تفصیل سے گفتگو ہوئی کہ کس طرح مسجد اور امام ہاؤس میں موجود مواد کو مزید محفوظ کیا جائے گا اور قومی ادارہ کے معاہدہ کی شقوں کی جزیات کا جائزہ لیا گیا اور فیصلہ ہوا کہ ستمبر میں احمدیہ انجمن برلین جرمنی کے باقاعدہ اجلاس میں جس میں اس کام میں تعاون کرنے والے تمام ارکان کی موجودگی میں اس بارے میں حتمی فیصلہ کیا جائے گا اور پھر اس معاہدہ پر قومی ادارہ میں جاکر دستخط کیے جائیں گے۔

فوجی مذہبی تربیت گاہ کے وفد کی آمد

15 اگست۔ اولڈن برگ میں فوج کے مذہبی تربیت گاہ سے 25 افراد کا ایک وفد ان کے چرچ کے نگران پادری جناب انڈریاس طیار سپل میرکی سرگردگی میں برلین مسجد آیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک سوال وجواب کا سلسلہ ہوا۔ یہ شہر جرمنی کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس وفد میں کافی معلومات رکھنے والے اور ذہین لوگ شامل تھے۔ نگران پادری صاحب کو جرمن ترجمۃ القرآن کی ایک کاپی تحفۃً پیش کی گئی۔

18 اگست۔ ولمرسڈورف کا علاقہ جس میں برلین مسجد واقع ہے۔ اس کے ممبر پارلیمنٹ جناب کلاس ڈائٹر گروہلر صاحب نے تمام مذہبی جماعتوں کے نمائندوں کے لئے ایک ناشتہ کا اہتمام کیا تھا۔ اس میں مذہبی افہام وتفہیم اور ہم آہنگی کے فروغ کے معاملات پر گفتگو ہوئی۔ امام مسجد برلین عامر عزیز صاحب اور ایک اور ممبر نے مسجد کے مؤثر کردار کی تفصیل بتائی اور اس کے لئے مزید ضروریات اور لوازمات مہیا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس مجلس میں دیگر مذہبی اور سیاسی لوگوں سے ملنے کا موقع بھی ملا۔ جن میں برلین مسجد کی سرگرمیوں کا ذکر کیا گیا۔

تعمیراتی کمپنی سے موجودہ آئندہ کے کاموں کے بارے میں تفصیلی گفتگو

24 اگست۔ برلین مسجد اور امام ہاؤس کی مرمت اور آراستہ کرنے والی تعمیراتی کمپنی کے ساتھ میٹنگ امام ہاؤس میں ہوئی۔ اس میں یہ طے پایا کہ

ستمبر میں ہونے والی احمدیہ انجمن برلین کے باقاعدہ اجلاس میں آئندہ ہونے والے کاموں کے متعلق تجاویز، تخمینہ اخراجات اور دیگر امور پر حتمی فیصلہ کیا گیا اور طے پایا کہ تفصیلات کو باقاعدہ طور پر تیار کیا جائے تاکہ ایک تو یہ سب تک پہنچ سکیں اور ان امور کے متعلق فیصلہ کرنے میں سہولت رہے۔

جاپان سے ایک طالب علم کی مسجد میں آمد

31 اگست۔اس دن جاپان سے ایک طالب علم برلین مسجد تشریف لائے اور جمعہ کے اجتماع میں شریک ہوئے۔انہوں نے جمعہ کا خطبہ ریکارڈ کیا اور بعد میں امام صاحب کا بھی ایک تفصیلی انٹرویو لیا۔

رومن کیتھولک اکیڈیمی کے ایک وفد کی آمد

5 ستمبر۔ برلین کی رومن کیتھولک اکیڈمی کا ایک وفد برلین مسجد تشریف لایا۔اس وفد کی سرگردگی ڈاکٹر تھامس ورٹز کررہے تھے۔ان کو برلین مسجد کی تاریخ اور اسلام کے بارے میں تعارف کرایا گیا۔اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ ہوا۔وفد کے افراد نے اس معلوماتی پروگرام میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ڈاکٹر تھامس صاحب نے اپنی ایک کتاب تحفۃً مسجد کی لائبریری کے لئے عطا کی اور امام صاحب کا اس دلچسپ پروگرام ترتیب دینے کے لئے شکریہ ادا کیا۔

حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم صاحب کی آمد

6 ستمبر۔اس تاریخ سے تقریباً دو ہفتے خاصے گہما گہمی کے گذرے۔حضرت امیر ایدہ اللہ کی آمد سے مسجد اور امام ہاؤس کی رونق میں کافی اضافہ ہوا۔دیگر مہمانوں کی آمد بھی شروع ہوگئی۔پاکستان سے جناب چوہدری سعادت احمد صاحب (فنانشل سیکرٹری مرکزی انجمن پاکستان) ناصر احمد صاحب ،شاہد عزیز صاحب (صدر یو کے جماعت)، ڈاکٹر اور بیگم جواد احمد صاحب اور ان کا ہونہار بیٹا انشال احمد صاحب، محمد علی صاحب سابق امام برلین مسجد اور احمد سعادت صاحب سابق امام مسجد برلین۔برادرم مشتاق علی صاحب اور ان کی بیگم ناظرہ علی اور بیٹی عبیدہ علی۔یہ سب احباب انگلستان سے تشریف لائے۔اسی طرح محترمہ خالدہ عبداللہ صاحبہ سرینام سے، مدثر عزیز صاحب ہالینڈ سے، محترم عبدالعزیز صاحب بمعہ اہلیہ اور دونوں بیٹے وُٹسلٹ جرمنی سے، پروفیسر ظفر اقبال صاحب مرحوم کی اہلیہ، ان کی صاحبزادی سمیرہ سلیم، ان کے خاوند خرم سلیم صاحب، نواسی منہال اور نواسہ مدثر بھی فرینکفورٹ سے پہنچ گئے۔ان سب کی آمد سے رونق کے علاوہ لونگ نائٹ آف ریلیجنز اور مونیومنٹ ڈے کے انتظامات میں کافی مدد ملی۔

اسی روز برلین کی طرف سے لونگ نائٹ میں شریک ہونے والی تنظیموں کے نمائندوں کو برلین کے مرکز میں جنڈا من مارکٹ کے مقام پر ایک رنگا رنگ استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں مختلف مذہبی تنظیموں کی طرف سے مختلف پکوانوں کا بھی اہتمام تھا۔برلین مسجد کی طرف سے ڈاکٹر جواد احمد صاحب، انشال احمد صاحب، خرم سلیم صاحب اور ان کی اہلیہ سمرا سلیم، نواسہ مدثر اور محترم محمد علی صاحب اور احمد سعادت صاحب نے شرکت کی۔اس مرتبہ سکھوں کی مذہبی تنظیم کی طرف سے چٹ پٹے پکوڑے اور دیگر لذیذ پکوانوں کو منفرد حیثیت حاصل رہی۔

8-9-10 ستمبر کے ان تین خصوصی دنوں میں ڈاکٹر جواد احمد صاحب، محمد علی صاحب اور مشتاق علی صاحب نے احباب وخواتین کی ترکی کھانوں سے خاطر تواضع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔جو خاصہ پرلطف رہا۔

لونگ نائٹ اور مونیومنٹ ڈے

8-9 ستمبر۔اس سال لونگ نائٹ آف ریلیجنز اور مونیومنٹ کے دونوں دن ان تاریخوں میں منعقد ہوئے۔8 ستمبر کو مسجد صبح 10 بجے سے رات 12 بجے تک لوگوں کی آمد کے لئے کھلی رہی۔ہر ایک گھنٹہ کے بعد جرمن زبان میں مسجد کی تاریخ اور اسلام کے بارے میں تعارفی تقاریر کا اہتمام تھا۔اور

پھر ساتھ ساتھ سوال و جواب کا سلسلہ بھی ہوتا رہا۔مسجد کی تاریخ کے متعلق رنگین معلوماتی فولڈرز لوگوں میں تقسیم کئے گئے اور کئی زائرین کو جرمن اور انگریزی تراجم قرآن کی کاپیاں بھی دی گئیں۔اس موقع پر ڈاکٹر گرڈین یونکر صاحبہ جو مسجد کی سرگرمیوں میں خاص دلچسپی رکھتی ہیں۔اور جنہوں نے تحریک احمدیت اور مسجد کے بارے میں کئی مضامین اور دو کتب بھی شائع کی ہیں۔انہوں نے مسجد میں موجود کتب، دستاویزات اور تصاویر کی نہ صرف تفصیل اور اہمیت بیان کی بلکہ ان کو محفوظ کرنے کے سلسلہ میں جرمنی تحفظ کے قومی دستاویزات کے محکمہ سے عنقریب ایک معاہدہ ہونے کا بھی ذکر ہے۔جس کے ذریعہ مسجد میں موجود مواد کو نہ صرف سائنسی طریق پر ترتیب اور محفوظ کیا جائے گا بلکہ اس کو حکومت کے تحفظ دستاویزات کے محکمہ کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور اس طرح حکومتی ادارہ کے ذریعہ برلین مسجد کے دستاویزات اس قومی ادارہ کے ذریعہ بین الاقوامی سلسلہ میں شامل ہو جائے گا۔اور پھر برلین مسجد کے مواد کو اس اہم تحفظاتی سلسلہ نظام کے ذریعہ دنیا کے محققین تک رسائی ہو جائے گی۔یہ ایک انتہائی اہم اور خوشی کی بات ہے۔اس سلسلہ میں ڈاکٹر گرڈین جونکر کی دلچسپی اور شب و روز کی محنت ہماری شکریہ کا مستحق ہے۔

اس دن کا اختتام محترمہ خالدہ عبداللہ صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔محترم ناصر احمد صاحب نے آخر میں دعا کی۔اس دن تقریباً چھ صد لوگ مسجد تشریف لائے۔

تاریخی اور مذہبی عبادتگاہوں کا دن

9 ستمبر۔اس کو مونیومنٹ ڈے کے نام سے منایا جاتا ہے۔اس دن بھی مسجد صبح 10 بجے سے شام 6 بجے تک کھلی رہی۔حسب معمول وقفہ وقفہ سے مسجد کی تاریخ سے متعلق معلوماتی تقاریر ہوتی رہیں اور پاور پوائنٹ کے ذریعہ تصاویر بھی دکھائی گئیں۔امام مسجد عامر عزیز صاحب کے علاوہ محمد علی صاحب، انشال احمد صاحب اور محترمہ سمیرہ سلیم صاحبہ نے بھی اس پروگرام میں امام مسجد برلین کا ہاتھ بٹایا اور مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ہر پروگرام کے بعد حضرت امیر انگریزی میں خطاب فرماتے اور اسلام کے آفاقی تعلیمات کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے۔آپ بعد میں لوگوں سے گفتگو بھی فرماتے اور حسب ضرورت جرمن اور انگریزی ترجمۃ القرآن کی کاپیاں تحفۃً عطا فرماتے۔اسی دوران ایک فلاحی ادارہ ڈوائش سٹفٹنگ ڈنکمال کے ایک سرگرم رکن جناب گنٹر پیڈز صاحب نے ادارہ کی طرف سے 25,000 مارک کا چیک بطور عطیہ حضرت امیر کو پیش کیا۔جناب پیڈز صاحب تقریباً آٹھ سال قبل اسی ادارہ کے صدر تھے اور انہوں نے مسجد کی مرمت کے سلسلہ میں ادارہ کی طرف سے دو بڑے اجلاس کا مسجد میں اہتمام کروائے تھے۔جن میں 800 سے زائد جرمن خواتین و حضرات کے علاوہ بچوں نے بھی شرکت کی۔بچوں نے مسجد اور امام ہاؤس کے مختلف حصوں کی ہاتھ سے تصاویر بنائیں اور خاص طور پر مشن ہاؤس پر جنگ عظیم دوم کے دوران گولیوں کے نشانات کو اجاگر کیا اور مسجد میں جناب پیڈز صاحب کے ہمراہ ایک دلچسپ پروگرام بھی پیش کیا۔جس میں کلمہ طیبہ کا ترجمہ اور اللہ کے نام کی اہمیت بیان کی گئی۔اس موقع پر برلین مسجد کے متعلق معلوماتی لیکچر سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت اور جرمن زبان میں اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا۔یہ انتہائی خوشی کی بات ہے کہ جناب پیڈز صاحب نے اپنی مصروفیات کے باوجود مسجد سے دلچسپی کو قائم رکھا اور اس موقع پر چیک کو خود پیش کیا اور مختصر خطاب بھی فرمایا۔ہم ان کے شکر گذار ہیں۔انہوں نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ وہ آئندہ کسی وقت پھر ویسا ہی پروگرام مسجد میں منعقد کریں گے۔

نیشنل آرکائیوز کے افسران سے اہم میٹنگ

10 ستمبر۔ یہ دن برلین مسجد کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس دن جرمنی کے قومی ادارہ برائے تحفظ اہم دستاویزات سے ہونے والے معاہدہ پر حتمی فیصلہ کیا گیا اور مسودہ کی شقوں پر تفصیل سے گفتگو ہوئی جس کے تحت ادارہ برلین مسجد اور مشن ہاؤس میں موجود جملہ کتب، خط و کتابت ،تصاویر اور مشن کی گذشتہ نوے سال پر محیط واقعات اور حقائق کو باقاعدہ طور پر مرتب اور مدون ہو جانے کے انتظامات کا بندوبست ہوا تو پھر اس کو حکومت

کے اس مخصوص ادارہ کے سپرد کر دیا جائے گا جو قومی ریکارڈ کے محفوظ کرنے کے نظام کے ذمہ دار ہیں۔ اس طریق پر برلین مشن کا پورا ریکارڈ قومی ریکارڈ کے نظام سے منسلک ہو جائے گا۔ اس میٹنگ میں ڈاکٹر یورن تھائمن شریک ہوئے جو اس پراجیکٹ کے انچارج ہیں۔ اس منصوبہ میں ان کے معاون ڈاکٹر گرڈین یونکر اور انڈیا کے ڈاکٹر رزاق خان صاحب نے بھی شرکت کی۔

میٹنگ کے بعد حضرت امیر، چوہدری سعادت احمد صاحب اور انچارج صاحب نے ڈاکٹر گرڈین یونکر کے ہمراہ اس مواد کا جو ڈاکٹر یونکر گذشتہ تقریباً ایک سال سے اس پر کام کر رہی ہیں، معائنہ کیا۔ حضرت امیر ایدہ اللہ نے ڈاکٹر تھیل مین کو جرمن ترجمۃ القرآن کی کاپی بطور تحفہ پیش کی۔

اسی شام کو مجلس منتظمہ احمدیہ انجمن جرمنی کی میٹنگ تعمیراتی کمپنی کے اہم ارکان سے ہوئی جس میں مسجد کے بقیہ اور آئندہ مجوزہ کام اور ان کے اخراجات پر تفصیل سے گفتگو ہوئی۔ مسجد کے اندر کتب کے لئے الماریوں اور وضو خانہ وغیرہ کی تعمیر کے لئے انتظامات سے متعلق تجاویز اور ان پر اٹھنے والے اخراجات پر بھی غور کیا گیا۔ اس میں زیادہ وقت تیسرے مرحلہ کے مرمت اور تزئین کی تجاویز اور اخراجات پر نہایت سنجیدگی سے غور و خوض ہوا۔

چوہدری سعادت احمد صاحب نے اس بارے میں اخراجات پر کافی تفصیل سے بحث کی اور مالی وسائل اور ان کے حصول کا جائزہ لیا گیا۔

قومی ادارہ برائے تحفظ دستاویزات میں معاہدہ پر دستخط کی تقریب

11 ستمبر۔ یہ دن برلین مشن کے لئے نہایت مبارک تھا۔ کہ اس دن حضرت امیر ایدہ اللہ، چوہدری سعادت احمد صاحب (فنانشل سیکرٹری، مرکزی انجمن لاہور) اور عامر عزیز صاحب، امام مسجد برلین نے باقاعدہ طور پر اس معاہدہ پر دستخط کئے جس کے ذریعہ برلین مسجد کا سارا ریکارڈ محفوظ ہو کر قومی ریکارڈ کا حصہ بن جائے گا۔

قومی ادارہ پہنچنے پر ایک اہم رکن ڈاکٹر ہائنک سکرول نے ہمارا استقبال کیا۔ پھر سب کو ادارہ کے مختلف حصوں کا دورہ کروایا گیا۔ معاہدہ پر حضرت امیر ایدہ اللہ کی ہدایت پر عامر عزیز صاحب، امام مسجد برلین نے دستخط کئے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ جرمنی کی کسی مسجد کے ریکارڈ کو قومی ریکارڈ کے طور پر محفوظ کرنے کی سعادت نصیب حاصل ہوئی ہے۔

کتب کی نمائش میں ہماری شرکت

16 ستمبر۔ ''فیتھ ان ٹیون'' کی تنظیم نے تمام مذاہب کے تمدن اور مذاہب سے متعلق کتب کی نمائش کا اہتمام ڈسٹرکٹ ہال برلین میں کیا۔ ہماری طرف سے بھی اس کتب کی نمائش میں حصہ لیا گیا۔ اس موقع پر محترمہ خالدہ عبداللہ صاحبہ نے کتب کی نمائش اور فروخت کی ذمہ داری بخوبی ادا کی۔ انہوں نے بعض لوگوں کو تحفۃً کتب بھی پیش کیں۔ برلین مسجد سے متعلق معلوماتی ہینڈ بلز بھی تقسیم کئے گئے۔ اسی موقع پر ایک روسی صحافی نے حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ اور عامر عزیز صاحب کا اسلام اور تحریک احمدیت سے متعلق انٹرویو بھی ریکارڈ کیا۔ یہ خاتون اس انٹرویو سے اتنی متاثر ہوئیں کہ انہوں نے جمعہ کو برلین مسجد میں آکر حضرت امیر کا خطبہ بھی ریکارڈ کیا اور اس کے علاوہ بھی دیگر موضوعات پر ان کی گفتگو ریکارڈ کی۔

چرچ میں اذان کی دعوت

23 ستمبر۔ امام مسجد برلین کو دعوت دی گئی کہ وہ ایک چرچ میں آکر اذان ریکارڈ کروائیں۔ یہاں ایک کلاسیکی اور نغماتی میوزک کی محفل کا اہتمام تھا جہاں ایک ہزار سے زائد سامعین موجود تھے۔ سامعین نے اذان کو بے حد سراہا۔ مسجد اور مسجد کے امام کا بھرپور انداز میں تعارف بھی کروایا گیا۔

قبول اسلام

24 ستمبر۔ ایک جرمن خاتون محترمہ میری نے حضرت امیر ایدہ اللہ کے ہاتھ پر قبول اسلام کیا۔ ان کا نام حضرت امیر نے مریم تجویز کیا۔ حضرت